50308 ـ عورت اگر چاليس يوم سے قبل پاک ہوجائے تووہ غسل کرکے نماز ادا کرے گي اورروزہ بھی رکھے گي

سوال

ميری بيوی کے ہاں شعبان سے پندرہ يوم قبل ولادت ہوئي ہے ، توکيا جيسے ہی خون بند ہو اس پر سب شرعی تکاليف جاری ہوں گی اورکياس کے ليے نمازادا کرنا اورتلاوت قرآن وغيرہ کرنا جائز ہے ، يا جيسا کہ بعض کہتے ہيں اسے چاليس يوم انتظار کرنا ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جمہورعلماء کرام جن ميں آئمہ اربعہ شامل ہيں کہ نفاس کی کم ازکم مدت کی کوئي حدنہيں جب بھی عورت نفاس سے پاک ہوگي اس پر غسل کرکے نمازادا کرنی اورروزہ رکھنا واجب ہے چاہے ولادت کے چاليس يوم سے قبل ہی خون بند ہوجائے ۔

اس ليے کہ شريعت ميں اس کی کوئي تحديد نہيں کی گئي لھذا اس ميں موجودگی کی طرف رجوع کيا جائے گا خون کی مدت کم بھی ہے اورزيادہ بھی پائي جاتی ہے ۔

المغنی ابن قدامہ (1 / 428) ۔

بلکہ بعض علماء کرام نے اس پر اجماع بھی نقل کيا ہے ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں : نبی صلی اللہ عليہ وسلم کے صحابہ کرام اورتابعين اوراس کے بعد آنےو الے علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چاليس يوم نماز ترک کرے گي ، ليکن اگر وہ اس سے قبل پاک ہوجائے تواسے غسل کرکےنماز ادا کرنا ہوگي ۔ ا ھـ

ديکھيں : المجموع للنووی (2 / 541) ۔

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال کيا گيا :

کيا اگر عورت چاليس يوم سے قبل نفاس سے پاک ہوجائے تواس کےليے نمازاورحج ادا کرنا اورروزے رکھنا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جی ہاں اگر وہ چالیس یوم سے قبل پاک ہوجائے اوراس کا خون بند ہوجائے تو اس کے لیے نماز ادا کرنا اورروزے رکھنا اورحج وعمرہ کی ادائیگي اورخاوند کے لیے اس سے جماع کرنا جائز ہے ۔

اگر عورت بیس دن کےبعد پاک ہوجائے تووہ غسل کرکے نمازادا کرے گی اورروزے بھی رکھے گي اوراسی طرح اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوگي ، اورعثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کا اسے مکروہ کہنا کراہت تنزیہ پر محمول ہے اوران کا اجتھاد ہے جس کی کوئي دلیل نہیں ۔

صحیح یہی ہے کہ اس میں کوئي حرج نہیں کہ جب چالیس یوم سے قبل ہی پاک ہوجائے تواس کا طہر صحیح ہوگا اوراگر چالیس دن کے اندر ہی خون دوبارہ آنا شروع ہوجائے وہ نفاس کا خون ہی شمار ہوگا ، لیکن طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے اورادا کردہ نمازیں اورحج وعمرہ صحیح ہوگا ، جب یہ سب کچھ طہر کی حالت میں ہو تو ان میں سے کچھ بھی نہیں لوٹایا جائے گا۔ اھـ ۔ مجموع الفتاوی لابن باز (15 / 195)

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ میں ہے :

اگر عورت چالیس یوم سے قبل ہی نفاس سے پاک ہوجائے تووہ غسل کرکے نماز ادا کرے اورروزے رکھے گی اوراس کا خاوند اس سے جماع بھی کرسکتا ہے ۔ ا ھـ

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 458) ۔

لجنۃ دائمہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت کے ہاں رمضان سے سات دن قبل ولادت ہوئي اوراس نے پاک ہونے کےبعد روزے بھی رکھے توکیا یہ صحیح ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگرمعاملہ ایسے ہی ہوجیسا سوال میں ذکر کیا گیا ہے تواس عورت کے طہر کی حالت میں رکھے ہوئے روزے صحیح ہیں اوراس پر قضاءلازم نہیں ہوگي ۔ اھـ ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 155) ۔

واللہ اعلم .